

<p>بیتواوست جب انکی شرب میں یہ بجز بیش کے ہوگے میں ہوسا ادا تھا جسب تب تم ہاتھ پیو ایسا پرسا رضا کو دو کر ہوئے ایسا پیر</p>	<p>شیخ قہار سے ہو گئی اور ذرہ کلی بیتھے ہیں رموز سخن کر دے جس سبز نشیں رسول کے امیر کے ولی شب زندہ دار۔ زینت بجادہ سخن</p>
<p>شیعوں کی مغفرت کا یہ سب انتظام تھا کرتے تھے صبر و شکر انہیں کا یہ کام تھا</p>	<p>ردشن چراغ کعبہ دین رسول تھے بارغ مراد قبلہ اول کے پھول تھے</p>
<p>جزود ہم ور حال حضرت امام رضا علیہ السلام مطلع</p>	<p>تور رضا تھے تیرا کرار کی طرح شس الفحی تھے پیر بیار کی طرح بیرا لہبے حسین دل افکار کی طرح بم اہلبہا تھے عابد بیدار کی طرح</p>
<p>اختری رضا تھے مرغی بیدور دگا پیر بجور دل کو رکھتے تھے کس اختیار پیر دیتے تھے جان جاوہ صبر و حرار پیر چلتے تھے مسلک پیر نامہ ارار پیر</p>	<p>صدا تیرب خطاب کا نغمہ بھی تھا خطاب ہم پور بوا کس بن گئے ما تیر بوا تراب صفاں حق کی آہنگوں کے تار سے فلک خطاب لکھ کے ہاتھ بوی سے کے آفتاب</p>
<p>تھا علم کاظمی شہ عالی جناب میں، دل میں جو روشنی تھی نہیں آفتاب میں</p>	<p>تھے درشہ وار طایع بی بار و بختن ردشہ نصیر مطلع انوار پختن</p>

<p>۱۳۱۱ جو اون تھا امام خوش القاب کیلئے رفت کہاں وہ ہر جہاں تاب کیلئے صحن چھین سے عالم ارباب کیلئے دکن کیں سے ہنر و کھرب کیلئے</p>	<p>۱۳۱۵ ہم روزِ رضا ہر روزِ وفا - خوفِ ارادگار شانِ شکوہ و علم و حکم - جاہ و اقتدار ہراتِ جہاں - زہد - قنوت - شرف - تقوا تخت - سخا - صبر - صدم - رحم - انکار</p>
<p>غل تھا نجیب عابد و ساجد حضور ہیں کہنے کی جانِ روح مساجد حضور ہیں</p>	<p>مٹی کو لسی صفت جو نہ مٹی نیکذات میں سب جن جمع ہو گئے تھے ایک ذات میں</p>
<p>۱۳۱۲ دوست جو مٹی علی کی روح کی بھی تو وہی عارفِ گلاب سے تھے وہی رنگِ بوہی باروہی تھے وہی بوہی آبرو وہی</p>	<p>۱۳۱۶ تین و سمر و در و دولت و افلاکِ خست کرت و حساب و حشر و عذاب و چشمِ کور ایسی دم نہ و سنگ و نباتات و دار و کور</p>
<p>ہم نام آپ نامِ خدا اس ولی کے تھے یہ بھی علی خلیفہ برحق نبی کے تھے</p>	<p>تھا اختیار سب کے تغیر کا شاہ کو تابع کیا تھا حق نے سفید و سیاہ کو</p>
<p>۱۳۱۳ ظاہر و باطن کے شاہِ نازیب و نازع عالمِ بناہ - حاجی کی دیں - مسور اہم دریا سے فیض - آبر و عطا - منہج کرم جہمِ حیاتِ شکر کا بھرتا تھا انعام</p>	<p>۱۳۱۷ اور میں جو نجیب ہو و مسکین باکمال ایسا میں و خیر و صحت و برہم و دریا فرد و عیال و عیسیٰ و محبوب و واجبال</p>
<p>آپ دہن سے خشک شجر سبز ہو گئے تختِ زمین شور کے سبز ہو گئے</p>	<p>ہر اک نبی کو سرور عادل عزیز تھے اللہ کے کرم سے یہ ہر دل عزیز تھے</p>

<p>۱۳۱۸ عجاز انبیاء سلف تھے امام میں نامی تھے خاندان رسول نام میں شان علی و کھلتے تھے شیعوں کے لوگوں جب میں گم راہ میں بیت الحرام میں</p>	<p>۱۳۱۸ زادش اس کی بیعت انور کی بوجہ میں سے بہا کہ فصل نہیں میرے خیر خواہ لاؤں کہوں سے پائیں سزا خواہ استیں ایک شخص کی جانب گئی چاہ</p>
<p>دزات ایک حالت نوز ایپ لھتی ڈ عالم کے ڈرے ڈرے پہ ہر دم نگاہ لھتی</p>	<p>مزدہ دیا مجھے تری عزت بڑھاتے ہیں چل میرے ساتھ سرور عالم بلاتے ہیں</p>
<p>۱۳۱۹ میرا نام کے بہتر پیش پہ قرباں تھے خفا یہ سزا ہو یہ باغ امامت کے تھے بجز دینداروں کو کھلا تے تھے بھلے کلم تھے کہنے وہی بلا فصل کے جب</p>	<p>۱۳۱۹ بہراہ اس کے جہر و انہ ہوا اوسم خوش ہو گیا حضور کا دربار و بچا تیسیم کا نام ہوا کہ بھلا کے دیکر جواب کہنے لگے شہ پرور</p>
<p>ہاشم وزیر شاہ بشیر و نذیر تھے سلطان عصر مثل جناب امیر تھے</p>	<p>انگور چھ سے مانگے ہیں تیرے غلام نے میں نے کہا کہ ہاں تو کہا دیکھ سامنے</p>
<p>۱۳۲۰ میرا ابن زید کا لگتا ہوں میں ہیں میں کہتا ہے کہ کہ میں تے قبوزاں میں حضرت امام رضا میں ہوا رفیق منظور تھی زیارت مولائے انس و جان</p>	<p>۱۳۲۰ دیکھا کہ سب کھلا ہوا اسم بہر ایک بان بچوں کے آسمان پہ نظر آتے ہیں مان پتوں کے خوش حال ہیں تیرے بچوں گن کر رہیں پتوں کی تاروں کے پوراں</p>
<p>میرا غلام راہ میں بیسار ہو گیا قصمت کے میرے پھیر سے ناچار ہو گیا</p>	<p>ڈروں کی ضو پہ پیر اعظم نثار ہے زر زہیں رخت زمیں زرزنگار ہے</p>

<p>۱۱۱۱۱ ذرا سوچو میں وہ ہے نہ جس میں نہ ہو اور ہوا پہ نور ہے صبحِ سخن میں نور پھیلا ہے شمعِ سر و کاہر انجمن میں نور</p>	<p>۱۱۱۱۱ خوش رنگ خوش مزاج خوش آواز سر پہ فیضِ قہر سے رہتا دیوار و در پہ سحر کا نام کرتے وہ تیرا بہن ہوتے تھے سخی نالامریغ سحر بہن</p>
<p>چکرانی عقل بھلیاں ایسی چمک گئیں زرگس کا جلوہ دیکھ کے آنکھیں چمک گئیں</p>	<p>آفت سے اُنکے گرد و صبا گھومنے لگی جس شاخ پر وہ بیٹھ گئے جھومنے لگی</p>
<p>۱۱۱۱۱ کس رنگ میں کیا تھا گلزارِ آشکار بڑھتا کھول دیا وقتِ سحر بہار پیراں گوئی کہ درن میں خافت ہو نامہار</p>	<p>۱۱۱۱۱ بیاباں ہو کے جاتا ہے پانی بہت شیب سزا و سزا کا حق ہے ہزار جین کی تیب پر تو فتن میں سخن میں انجمن و نظریب</p>
<p>زماں نے لکھے گئے ہیں رنگ باغ سے ظاہر نشان مہر ہیں لالے کے داغ سے</p>	<p>میوہ وہ کونسا ہے جو رشکِ قہر نہیں دل عاشقوں کے لٹکے ہوئے ہیں مہر نہیں</p>
<p>۱۱۱۱۱ منتظر وہ کا وہ رنگ وہ آئے اور منتظر آنکھوں سے آشکار خوار سے سرور وہ شوخی اٹھا کر شخوں کا وہ ظہور</p>	<p>۱۱۱۱۱ بیچین ہو گیا وہ ہوا خواہ بیچین پر ہمتا ہوا وہ ہوا خواہ بیچین وہ جو شغل وہ سببیں رجا کا بیچین خالوں میں جن کے قہر رستم پور بیچین</p>
<p>کلیاں ہیں تیر عاشق بے پر کے واسطے پتھریاں ہیں اُنکے پر دل مضطر کے واسطے</p>	<p>دل نے کہا منور نہ باغِ ارم یہ ہے اک شاخِ معجزاتِ امامِ اہم یہ ہے</p>

<p>۱۳۳۱ ہر دفع کے درخت سے ہر قسم کے شہ انگوٹھی سے باغ میں کثرت سے بارور جھومت تاروں کا نظر آیا در ہر ہر خوش رنگ عورت شریا سے جو ہر</p>	<p>۱۳۳۱ ایک سے قافلہ ہوا بغیر اور کو رواں سب ابن سعد جو ملاقات کی وہاں رہنے پہ پہلے ہر شہ کی یہاں چلنے کا قہقہے کی یہاں کے شاہان</p>
<p>دائوں سے موتیوں کی جھلک آشکار مٹی بیج خواں اہیں پر نسیم بہار مٹی</p>	<p>مشاق صحت شدہ ابرار کر دیا اک قافلہ کو لیس نے تیار کر دیا</p>
<p>۱۳۳۱ مختار باغ فلد کا دلچسپ اختیار وہ خوش زمین زمین میں ہوا اختیار انگوٹھی سے اس نے ہوا اختیار گلستان سے ہوا اختیار</p>	<p>۱۳۳۱ ارمان را بہر ہے اشفاق غلب بیٹوں میں توڑ شے تو اب ہوا تاروں کو چھو کر شے ہوا ہوا</p>
<p>باغ نبی کے پھول سے وہ خوش عمل ملا کہتا تھا شاہ دیں کی محبت کا پھل ملا</p>	<p>پر والے اس چراغ حرم کی طرف چلے برسوں کے پیاسے ابر کر م کی طرف چلے</p>
<p>۱۳۳۱ ستم کر کے ایک دارالتام کو دینے لگا وہ عایش نام نام کو وہ باغ بھونڈتے ہر ایک نام کو انگوٹھی کے اس نے کھائے غلام کو</p>	<p>۱۳۳۱ بجائے ایک فلک نیک اختر رہی تھی عین نور کی تو ہر شے مشرقی سچے سچے عین کے جھلکار کو شہری ہر جہت کو ہر جہت سے ہر</p>
<p>پایا رفیقوں نے بھی عطیہ حضور کا اشیرے میں ذائقہ تھا شراب ظہور کا</p>	<p>بیل سخن کئے ہوئے گلزار کی طرف دل جا رہے تھے کوچہ دلدار کی طرف</p>

<p>۱۳۳۱ آپا شرف جو داغ بزم شاہ آئینہ کھلیں زیارت نور الہ بیٹھے آپ شان رسالت نہایت روشن علی بزم برن امامت کے ہے</p>	<p>۱۳۳۱ وہ ذوق مسعین کا وہ لذت والا تم کبریا عجب تقریر کا جس مسنون وہ چکے ہوئے صورت طلا آئینہ زباں یہ فصاحت کی تھی جیسا</p>
<p>خود سے رہا تھا سر پہ عامہ جناب کا قرآن پہ جلوہ گر تھا ورق آفتاب کا</p>	<p>نہندہ نور کا برسنا تھا الفاظ خوب سے ہر جملہ پاک و صاف تھا جملہ عیوب سے</p>
<p>۱۳۳۱ وہ سنہ نبی پر شاہیوں کا وہ بہا جوان کو بچھاپے ہوئے دا میں بجا سر سے ملاں میں بھی ہوئی بہت قیا وہ عطر جبکہ ہو جیتے ہی کست ہو جیسا</p>	<p>۱۳۳۱ جس میں سوسے جو حق حبیب ہو گیا اس سے کی حقیقت عورت زینت بولا یہ سکر کے عیوب کا لالہ بچے جی دور پھر نہیں وہ پر فضیلت</p>
<p>بو باس گل سے جسم میں باغ جناں کی تھی کیا شان جن کی چین بے خزاں کی تھی</p>	<p>یہ کہنا تھا کہ راز نہفتہ نظر پڑا تھا جس چین کا ذکر شگفتہ نظر پڑا</p>
<p>۱۳۳۱ وہ لطفت کی نگاہ مجھوں کے حال پر اسی بواب مت تھا وہ نئے سوال پر تھا وہ دہر کہ آئے تھے طرز تعال پر قرآن ہوں تو نہ تھے تمام اہل چال پر</p>	<p>۱۳۳۱ سب باغ تخم رنگ صف میں دکھا دیو سب پر نہیں توڑ کی نہیں بہا دیو ہاں اس نیم فوریہ شرف سب بچھ پیار دل کو مصحف حق کی ہوا دس بچھ</p>
<p>ہر بات لیکے حسن کا پہلو نکلتی تھی پڑ گویا دہن کے غنچہ سے خوشبو نکلتی تھی</p>	<p>آجائے پھر بہشت کی خوشبو دماغ میں طبع رواں تھلنے لگے صحن باغ میں</p>

سنو تقریر پر درد دل صاف تیر شکر
 کھوسا ایک کھوسا کا انصاف سے تیر شکر

<p>۱۳۲۲ یارب فضاں گلشن مضمون و پند طرز سخن وہی ہو جو بھوکہ بچیں ریاض صدمت کا یہ مستند ہو رہے قوم کا سرو بیجاں سے لب</p>	<p>۱۳۲۵ ریح خزاں شان نظر جھپٹ گئی کھلے سارے صفحہ سمندر رنگ طلب کر کے ہیں کوئی بھول فتویٰ یک رنگ کوئی بھٹکے ہیں بچیں گئی</p>
<p>ہو جائے وصفِ باغ سے تازہ بہار نظم ہر رنگ کے ہوں پھول سر شاخسار نظم</p>	<p>جلوس نگاہ اہل نظر میں تلے ہوئے پتھوں کے سر پہ چتر گونگے کھلے ہوئے</p>
<p>۱۳۲۳ سہ کل صدیقہ ایماں سے یہ سرور اس خالق سخن تری رحمت سے کیا سرور اس پریم میں ہو نہ بہت فردوس گلخورد کہ نہ ہو یہ عجیب سا دات زید پور</p>	<p>۱۳۲۴ وہ گل جہاں میں جن سے ناز کرتی گلزار بڑے بہتے گل یوں کی مستحق کا زمان ہوتے ہوئے نہیں نظر پہ جو ہم نکلا زمان ہوتے ہوئے زار پہ ہر اقیم گلخوار</p>
<p>غل ہو عجیب باغ ہے کیا عندلیب ہے رضوی جن میں نغمہ سر عندلیب ہے</p>	<p>سگر واں ہے ملکِ عدیم المثال میں کرتے میں راج کشور حسن و جمال میں</p>
<p>۱۳۲۴ شاہ وہیں کے گلشن اعجاز کی کیا سخن عجیب عجیب سے اجازت کیا وہ روز کا حصار وہ تو شکر بہ نواز قدرت کی روشنی ہے گلوں کے گلزار</p>	<p>۱۳۲۵ شیخ حسن وہ شاخسار کی وہ فہم پار سخن وہ بیبیوں کے وہ زیب کن پار وہ وہ ایماں گھٹی تو میں وہ شہ پار گل کے حسن سے ہیں گلشن ہزار</p>
<p>بالائے شاخ کھل کے چمکنا گلاب کا ہے کہکشاں کے ہاتھ میں پھولِ قناب کا</p>	<p>ہر غنچہ ایک گنگرہ ایوانِ حسن کا پتہ ہر برگ اک چین ہو گلستانِ حسن کا</p>

<p>سوال ۱۳۱۰ بھولے ہوئے وہ شخص کہیں نہیں ہے بھولوں سے چشمہ ناز اڑاے ہوئے صحاب بھولوں کا مشن کیسے ہے پر ہم وہ بیچ و تاب بھولے کی ادا کہ نہیں تو دیتا ہے جواب</p>	<p>سوال ۱۳۱۱ ہوتا ہے مومنین میں جرم طمع اچھا و حکم پر ہیں درختوں کی فوال سے زیا و منہجوطا ہے شیوہ حیات کار کا محتاد</p>
<p>دیکھا نہیں کسی نے بہار شباب میں عشق آزما وہ رنگ ہے سبز یکے خوابیا</p>	<p>حیث نبی والفت آل رسول سے سب ہیں درست و چست شروع و مہول سے</p>
<p>سوال ۱۳۱۲ رزاق کی تیش کا زین پر اتر نہیں رزاق خزاں کے خوف سے کوئی بچ نہیں بجلی سے کہ کلام انہیں کچھ خبر نہیں صہم کا کو پورا رگ لگی میں گزر نہیں</p>	<p>سوال ۱۳۱۳ چھٹی ہے چاندنی کی برک نخی کہتے اس بجز ہے ابھ گئے شیوں کے دلوں تیس اور اس کے سب نقاب بھریں چھ</p>
<p>مرد و فریب و ظلم کو پہچانتے نہیں بھولے ہیں یہ پھول کچھ جانتے نہیں</p>	<p>شاخیں خود ان کی سمت جھکیں ہاتھ جوڑ کر کھائے طرح طرح کے ٹر ٹوڑ توڑ کر پٹ</p>
<p>سوال ۱۳۱۴ ہمیں سکھائیں وہ شفاف کیاریاں سخن ہمیں آتی ہیں کن کی سواریاں وہ خوش ماٹھو فوں کی بچیں ہماریاں</p>	<p>سوال ۱۳۱۵ محبوب جوتے کے میوہ دل پر ہو کر فدا تھا سخن کمال کی بارغ م تھنست انوس ایسے شاہ سے باغی تھے کا و غا</p>
<p>پر وہ نشیں کہاں کے یہ تشریف لائی ہیں کس ملک سے عرب کی ہو کھانے آئے ہیں</p>	<p>کس وقت مطمئن ہوئے راحت کہاں ملی ناموں کے ستم سے نہ شہ کو اماں ملی</p>

<p>۲۲۹ دشمن کا قصد جانتے تھے شاہ نامہ مار کرتے تھے حال اپنی شہادت کا آشکار آیا تھا کوئی شخص خراساں کو ایک بار پہنچا وہ جب حضور امام فلک وقار</p>	<p>کی ۶ ص خدمت شدہ عالی جناب میں دیکھا ہے میں اپنے پیسیر کو خواب میں</p>
<p>۲۳۰ اور نہ وہ اب میری زیارت سے توجہ نہ اٹھیں ہو مہر حق سے ہو باخبر لاکھوں گنہ بوں گرا سکو نہیں تھپ میں ہوں عین اور مہر سے آباے نامہ</p>	<p>داخل نہ ہو بہشت میں یہ کوئی بات ہو جب ہم ہوئے شفیع تو اس کی نجات ہے</p>
<p>۲۳۱ جاری زبان ختم رس پر تھی سخن کی حال ہو گا سن میں خراساں کے موزون جب دفن ہو گا ایک مہر پارہ پر پاؤں گے تم آمنت محبوب ذوالسنن</p>	<p>۲۳۲ آؤنگے ہیں محبت مجرب ذوالجمال دیکھو بوجھ کو خواب میں صلی ہے جمال ہر مشکل ہو مہرا میں ابیس کی مجال ہے مجھیں میرے فاس مجوں کا بھی حال</p>
<p>رختہ پڑے گا بدعت اعدائے دین میں اختر مر اچھیکا ہمتاری زمین میں</p>	<p>کچھ شک نہیں ہے اسے بھی تیری خواب میں وہ مرثیہ نبی نے پڑھا میرے باب میں</p>
<p>۲۳۳ یہ سنتے ہی امام روضہ نے دیا جواب بھائی میں وہ خوب ہوں بچاؤ تم ازواج مگر اسے جم پاک بنی گا یہ دل کباب مجھ کو امانت اپنی سمجھتے ہیں وہ جناب</p>	<p>۲۳۴ جہوں شوشہ م و خراساں کو یہ کہی اگر شہیدان کہنے سے حاصل اپنی موت کا فرماتے تھے خوب میں نہیں ہے موی قضا بہت میں ہو گا زہر سے ٹوٹ جاؤ مہر</p>
<p>میں بخم آفتاب رسالت ہوں یا نہیں میں ختر سپہر امامت ہوں یا نہیں</p>	<p>تربت چمنے گی مجھ سے خدا کے حبیب کی ملک عجم میں قربے گی غریب کی</p>

<p>۱۰۱۱۱ تمام ہوا کی مخالفت مہوں بہ گمان کہیں بجازیوں پہ اعلیٰ عزت ہوئی گراں</p>	<p>۱۰۱۱۱ ترغیب دی بج کی طرف کیجئے سفر اعلیٰ گورنر ہوتے تھے سلطان محو دور اظہار آپ کرتے تھے احوار بہ گہر</p>
<p>ناقص یہاں حکومت بد ذات ہو گئی برگشتہ اک جماعت سادات ہو گئی</p>	<p>حجت تمام کر کے جونا چار ہو گئے مثل حسین کوچ پہ تیسار ہو گئے</p>
<p>۱۰۱۱۱ اپنے وزیر سے جو کی اس نے سفورا ہماری صراحہ آئیں اگر حضور تھے ہم</p>	<p>۱۰۱۱۱ شہب کو یاد آگے منظر کی حسین روئے علی زمین ہوا نے کے یہ بین مرے چھلے سہاسات اہوں کا یونین</p>
<p>کردے امیر اپنا ولیہند شاہ کو قبضے میں کر لے شیعوں کے پشت پناہ کو</p>	<p>تقدیر دولت شد لولاک لے چلی گھر سے کہاں کدہر شش خاک لے چلی</p>
<p>۱۰۱۱۱ بھجھا اکی میں تیرت اپنی وہ بیو تھیں خودت میں تیر تو اہوں سے کہنے لگائیں</p>	<p>۱۰۱۱۱ ہمیں میں آگئی بچو سیرت انام زیادہ کی رضائے کہ جاتا ہے یہ غلام</p>
<p>قائم رہے نیک ملک مرا اس قرینے سے بھجھا بھجھا کے لاؤ رضا کو مدینے سے</p>	<p>کیونکر پڑیگا چین مجھے اس فراق میں کاہنیکو اب میں آؤنگا شہ کے رواق میں</p>

<p>۱۳۶۱ کیا یہ خدا نے تو بڑا ہائی ہے آپ کی تو یہ ظالموں سے بھلائی ہے آپ کی اہمیت کے لئے جو کماہی ہے آپ کی اسپرنا ہمارا دو ہائی ہے آپ کی</p>	<p>مجبور صورتِ خلفِ بو تراب ہوں مولا سے سا فر پا در رکاب ہوں</p>
<p>۱۳۶۲ بارہ ہزار شرفیاں رکھنا سنتے حضور ارون کو عطا کے اچھے امام نے مجاہدہ سخن کہا شرفِ عالم نے پیغامِ حشر بکہ دیا جس کا نام نے</p>	<p>جو آج بھی سنے گا منہ اشکوں سے دہو گیگا ہر اہل دل رضا کی غیبی پروے گا</p>
<p>۱۳۶۳ روئے تھے پھوٹ پھوٹ کے سکہاں پھرے تھے گردِ مرقہ پیغمبرِ انام دشوار تھا ذرا قی رسولِ فلک تمام تب تک کے چلے تھے روضہ سے چند کام</p>	<p>گرتی تھی برقِ خمین صبر و قرار پر پھر آئے تھے صیبِ خدا کے فرار پر</p>
<p>۱۳۶۴ وہ بات یہ تھی کہ کہنے لگا رو کے شوقین اب اس سفر سے آئیں سکتے ہیں ہم نہ آپ بجا کو عالمِ اہمیت میں شاک نہیں چاہتا ہوں اسے ہم تم ہمیں</p>	<p>سیمتِ سجھ کے خاک اڑاؤ بگا کرو تم میرے سامنے مرا ماتم بپا کرو</p>
<p>۱۳۶۵ انجامِ کارِ قرنی سے جدا ہونے روئے ہوئے وداعِ لحد سے جھانکے اگر مکان میں عازمِ راہِ خدا ہوئے بے اختیار ہائل آہ و بکا ہوئے</p>	<p>دیوار و در کو دیکھ کے حضرت نے آہ کی حسرت سے اہمیت کی جانب نگاہ کی</p>
<p>۱۳۶۶ اس واقعہ کو سنتے ہی جاتے رہے وہیں کہتا نام جمع ہوا ایش کے آس پاس واسیہا کا شہر ہوا اوسے اسی شہر تھا اٹھائی زمین مکان ہو گیا اوس</p>	<p>دل پر اٹھا کے صدر منہ نازہ نکل گئے گھرتے امام مثل جنسا زہ نکل گئے</p>

<p>۱۳۱۱ اک شخص سے کہا کہ مبارک ہو یہ سفر زیادہ قیمت سے ہے لوگ ماما جگہ بھرتی ہو زیب سے بھر سیتا البتہ کسی سلامتی آئے دل کو نہیں خراب</p>	<p>مٹی جہاں کی ہے وہیں شرب سے جائینگے گھر میں مٹائی آئے گی اب ہم نہ آئینگے</p>	<p>۱۳۱۲ مگر بہرے سے دوست بہت حضرت رضا ابلی و حق ملی جمع تھے حضرت کو جا بجا نہتے یہ جیب ہوا ہوا گل کا رہنم اشکوں کا لب سے راہ میں چھ لگا کر دیا</p>	<p>گریاں نقلی لمبی صورت ابر بہار تھے منہ دیکھ کر پیر کا رضا بیعت سارا تھے</p>	<p>۱۳۱۳ شیراز کے سفر سے ویزو کا خطابہ طور بالکل وہی تھا حشر وہی رنگ و نم لہو جہاں فرق صاحب نام کریں جو نور شان حسین اور رضا کی تھی شان اور</p>	<p>شیراز سے سفر ہوا زہرا کے لال کا پ بمراہ قافلہ تھا محمد کی آل کا پ</p>
<p>۱۳۱۴ عجائب با و فاس علمدار نامہ دار قائم سالار رخ علی اکبر شاہ گلخندار وہ صفت شکن عزیز وہ اہو صاحب گم گنار پہننے ہوئے کفن شہ عالم کے جانثار</p>	<p>تیار جان دینے پر حضرت کے واسطے پہلے بھی ہر کا ہاتھ نصرت کے واسطے</p>	<p>۱۳۱۵ مٹی حضرت رسول خدا زیب کاروان مردت میں شریک نہ ہشتاد ارش جان سیکھ رہنا کے پاس یہ سات عتاکہاں خود اس وقت میں شاہ شہیدان میں تھیں</p>	<p>بھائی کے ساتھ زینب کبرا سفر میں تھیں خواہر رضا کی حضرت معصومہ گھر میں تھیں</p>	<p>۱۳۱۶ ظلمت کی حسین کی بچا ہنتر نہیں میں تو زیب کوئی روضا سے ہوا نہیں انجلیبی غم حسین کے غم سے جدا نہیں سخت کہیں گل ہے یہ روئے گلہاں</p>	<p>تہاں سدا ہر سے قبر میں سونے کے واسطے کوئی نہ تھا جنازہ پر رونے کے واسطے</p>

<p>بجور ہو کے شہزادی سے رضا چاہے باد میں زندگی سے باہر و بجائے ہواں سر سے جانب دار ابقا چاہے ایک اجلی کے ساتھ امام ہوا چاہے</p>	<p>ہر ذرے سے عیاں ہوئے آثار درو کے شرب کارنگ اڑ گیا پردے میں گرد کے</p>	<p>میتھو ب لایت الم سے متوجا چاک شہ ہو گئے مکان اڑی بیٹیوں بیخاک زار میں سے آئی تھی آواز درو تاک جنت رو کے کہہ رہے تھے روحا دراک</p>	<p>اس گوہر عجیب شدہ قلعہ گیر کے ہے غیب لال جناب امیر کے</p>	<p>ابنا تقار و غیر شہزاداک کا ملک معطر تھا گل مجاز گیا گل کا دوس نئی یاد بھی گلشن ایساں کی ہم نفس بس کی طرح لوستے پھرتے تھے فارس</p>	<p>آئی خزاں سیاہ ہوئے سبزہ زار ملک ہمراہ بادشاہ سدھاری بہار ملک</p>
<p>انال سے وہ ہرگز نہیں مرنا چاہتا تھاجر و بر میں شہزادی مرنا چاہتا پانی میں سوزا تھی غم کی بندھی ہوا دیا تڑپ رہے تھے کہ تھا درو والا ہوا</p>	<p>چٹتے جو سرد رہتے تھے محروم ہو گئے بڑا آب چاہ غیرت ناصور ہو گئے</p>	<p>تھو آئے بہار میں تھو بہت بڑی دولت تھو تھے صورت دل صہراہ تھو تھو دن تھے شہزاد شہزادیاں یہاں تھو پہلے تھو تھے جاوڑی تھو تھو تھو</p>	<p>خاکستری زراعت دشت و جبل تھی اوج ہوا سے ریزش گرد و مال تھی</p>	<p>خاکستری سے یہ گل ہم میں خا تھو خوش شہزاد بچ تھا کہ ہے آہ بہار تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>گلبن سے یہ اشارہ تھا انگشت خار کا رخ اس طرف ہے رحمت پروردگار کا</p>

<p>۲۳۲ وہ پیداری فی حق جس سے کسی کو بزرگی مہر فرماں مہر فرماں مہر فرماں مہر فرماں مہر فرماں مہر فرماں مہر فرماں مہر فرماں</p>	<p>افسردگی کا نام نہ سوز و گداز کا بگڑوں نے بنکے شکر کیا کار ساز کا</p>
<p>۲۳۱ بولتا ہے سب شان سے تیرے شکر کی پھیلے گی دولت و در میں تیرے شکر کی جو بس سے فخر ہے تیرے شکر کی ہند میں آ رہی بس تیرے شکر کی</p>	<p>اس سرزمین پہ آئے ہیں کس شاہ کے قدم مختار تاج و تخت ید اللہ کے قدم</p>
<p>۲۳۰ اس طرح تیرے چہرے پہ زینت ہے جو تیرے تیری طراوت ربوے ہے جو تیرے وہ بادشاہ جو ہے دو عالم میں کم از کم جھلکے تیرے منہ میں خاصان ہے تیرے</p>	<p>دربار پہ ہو گا یاں شہ عالی مقام کا مجراں لطف پائینگے دارالسلام کا</p>
<p>۲۳۱ ارا م اس زمیں پر کس کا شہ زور تیرے ہونے کا روضہ تیرے سر جہاں ایسے اوقات پر ہے ہونے شکر تیرے جیسے جہاں میں مہر فرماں کے تیرے</p>	<p>جان بخش خلق ہو گی فضا صحن پاک کی وہ تازہ گل کھلائے گی تاثیر خاک کی</p>
<p>۲۳۰ اس طرح خاک پہلے تیرے شان سے معلوم اس حال کا شکر ہے اعلیٰ کے ہر جگہ ہو گی گیند پر اور پر ہے</p>	<p>اک شمس کچھ دنوں میں ملو دار ہو گیا وہ شمسہ طلا ہے جو تیار ہوئے گا</p>
<p>۲۲۹ یہ تو اہل کبر سیکے تیرے شان سے جو تیرے جو بارگاہ شکر کی قدرت میں ہوں رکھتے ہر جگہ ہونے کے ذریعے تیرے شان سے سب لوگوں کو ہے تیرے شان سے</p>	<p>رحمت محیط ہو گی جوار حضور میں ظلمت کا نام ڈوبے گا درپائے نور میں</p>

۱۳۱۱
 دیکھو گھر تیرب زار نہ نیا سمان
 بچوں سے بڑھ کے رات تیر بچوں کی ہون
 بچوں کی انجمن یہ بیٹیاں چرخ ہواں
 جس میں اٹھتی تھی تیرا باں پر انجلیاں

وہ بچہ نور موزن اس چرخ ہو یرنگا
 تو جس میں اپنی چادر مہتاب و ہو یرنگا

۱۳۱۲
 روضہ کا شہزادہ ہو تو راجا شکار
 کہ وہیں لوں پر انہوں کی بچوں کو دیکھ
 وہ شاخدار شمع کے گلہاں عطر پار

حوریں بچھا کے زنگی آنکھیں نثار ہوں
 پلکوں کے فرش رشک دہ سبزہ زار ہوں

۱۳۱۳
 اس بزم نور زاروں کو آ کر گانا نظر
 وہ کیا تم میں کثیف دل سے آئیں
 بہت غمناک شاہ میں یوں ہو گی جو کہ
 ایسی جوڑ صورت میں گوہر ابر میں تم

ایساں بچار بگا کہ یہ میرا خس نہیں ہے
 سینہ ضریح پاک - لحد علم سینہ ہے

۱۳۱۴
 کئی اس وقت وہ ہجوم نہ ہر شاہ تیرا
 بچہ میں آئے محبت خراسان ہے تیرا
 جس کو کہہ سکتے تھے تیرا وہ ہر گمان
 جسم تیرا کے گھر سے چلا آوے ہی ہر گمان

کہنے کو یاد آگئے مہمان کر بلا
 وہ بکسی وہ رخصت سلطان کر بلا

۱۳۱۵
 بچہ ہی سے گئے تھے تیرا کہ لاجپت
 نکل تھا یہ نہیں دل سلطان شرفین
 چلا تیرا کے گھر سے تیرا نور عین
 شہزادہ کی آبرو گئی بچا کی زین زین

ایسے کہاں مسافر آفت نصیب ہیں
 بیکس کے یادگار ضلّے نوب ہیں

۱۳۱۶
 بچہ اور غم بے نشانہ بچہ جانب ہجوم
 کہہ سکتے تھے تیرا کہ لاجپت
 بچہ جو کہہ سکتے تھے تیرا کہ لاجپت
 بچہ جو کہہ سکتے تھے تیرا کہ لاجپت

بولی زمیں کہ آپ دو عالم کی جان ہیں
 نقش قدم نہیں برکت کے نشان ہیں

<p>۱۳۰۶ جس نے ہر اک ہوا شہ نام کو بھلا گیا وقت وہ خاک بلکہ بیجاں کی باگی جس نے یہیں سواری رشتہ ہوا گیا یوہاں اس سے ہم پیر کی آگے</p>	<p>جس کو ہر قدم گئے عرش بریں بنا جس بن میں ہم گئے چمن غنبریں بنا</p>	<p>۱۳۰۷ وہ جو شاہ شاہ میں ہر نفس بچھو کار اجازت چاہو ہو سدا سے میں شکار پہنچے کی پہاڑ پہ اک دن بھڑو کار پیر سے کی غنوت آئی نظر نشان کرا کار</p>	<p>ہر خار نخل نور تھا اپنے مقام پر ہر سنگ کوہ طور تھا اپنے مقام پر</p>	<p>۱۳۰۸ اک دم ہوا خزا کا ہر کہہ تھا سقم سکن تھا غار طاعت مہبود سے تھا سقم مہبود لب - مطہم بنی - عاشق نام تہنچ ہا تھیں غلی زبان پر خزا کا نام</p>	<p>دل تھا رجوع شرع کے آئین کی طرف دینا کی سمت پشت تھی رخ دین کی طرف</p>
<p>۱۳۰۹ مہبودوں سے نیلگوں غلی جس سے ہم بچھو کار مستحق لم یزل کی محبت کا دل میں ہوا جنت کے ہنرہ ہزار کی وقت میں غن تھا ہوا کوڑے اشتیاق میں بھرتا تھا آہ سرو</p>	<p>آنکھوں سے حق کی یادیں نہون بھلنے تھے پہلے سے درد عشق کے پہلو بھلنے تھے</p>	<p>۱۳۱۰ جاگیر کی ہوس نہا سے خواہش ہوت روزی رسال فقیر کو پہنچا رہا تھا ہوت اٹھنا کی لاغری سے ریاضت کا تھا ہوت کا ہیرہ تھیں ایسے صفت تار بھکت ہوت</p>	<p>دل بیقرار الفت دار القرار میں دم بھر رہا تھا احمد مرسل کا غار میں</p>	<p>۱۳۱۱ داغ نفس ہوا اور دو شہ نامدارت مولا کا حق شمس نخل آیا عرف رت جس طرح تازہ رنگ جباب بہارے خوشبو کسی دلی خزا کی مزار سے</p>	<p>گلچین صحن گلشن ایماں نکل پڑا دروازہ بہشت سے رضوان نکل پڑا</p>

کھلا لاش سے تیرا بڑا ریس و سبب
کی ہون میں ہوں بندہ درگاہ پنجین
دیکھ جابل شاہ بو افسانہ دو اسٹیشن
شریف لایا ہے اور اس کم در زمین

دہریوں پہ شہ کے زار بندہ بندہ اگر اڑا
خفا مہم ہونوں کی دعوت کو دین کی
کلین روئیاں ہیں اور اک کوڑہ بندہ
وفا آیا ہے کہ سرود گارہ ہے خدا

دل بے غنی کرم سے جناب امیر کے
دعوت ہے بادشاہ کی گھر میں فقیر کے

رزاق خلق وافع اندوہ و پاس ہے
جو رزق تیرے پاس ہوں لاکھوں اداس ہے؟

اے تیرے غار امام فکرت جناب
مخمسین سوئے شہ دیوں کے ہر کلاب
مگر ہنہاں کا دیکھ کے حیران سخن شہ
حق فو کہیں جس سے جھوٹی دیتیں ب

ایا حضور رب عالم وہ ناصر
سید ردا میں یہاں شہتہ ہر دو بندہ
سایہ فتن ہوں ہاں کت اس لحام پر
آہستہ چھوڑا یا شہ دیوں نے جھلکا کیم

ہے چار پانچ شخصوں کی جاتنگٹاریں
کیونکر سما سکیں گے ہم اتنے جھار میں

حصے عطا کئے جو امام انام نے
خوش ہو کے اُس نے رکھ دی غذا سب کے سنا

اگر اس حضور غار میں یہ خدا کا نام
ہر گاہ جتنے لوگ تھے وہاں ہوس نام
حق دھوم بچو نہ اسے کہتے ہیں والہ نام
دوست ہو جائے علم میں حق وہ ہوا نام

ہوا نام ہم ہو گے حق سے یہی کہ نام
جنتا وہ رزق عطا ہو ایک زور نام
اٹھ کر ہوا فقیر تیار شہ ہوا نام
کہتے تھے شہک امامت کو لایں ہے نام

اس غار میں سما گئے جہان سینکڑوں
جس طرح ایک ل میں ہوں ل رہاں سینکڑوں

سینے میں علم خاتم پیغمبر اں کا ہے
تو جانشین قائم رزق جہاں کا ہے

موت کے بعد کون سے شکر بنیاد
 ہنر ہر غارت سے شکر بنیاد
 مومن کو اپنی خوبی تقییر تھا ناز
 فرمایا شاہ کثیر ایمان سے مر ناز

بے امام زمین کہ مصلح خدا ہوں میں
 تم سب ہو تیر خواہ مہر بنانا ہوں میں
 نوبت زدہ ہوں میں کس نے آتش ہوں میں
 قسمت میں ہے لٹکا کہ شکر بنیاد ہوں میں

سلطان دین معہ رفقا اترے کوہ سے
 مرکب پہ جلوہ گر ہوئے شان و شوہ سے

برحق ہے موت کس کو اجل سے پناہ ہے
 چلتا ہوں اُس کے حکم پہ جسکی یہ راہ ہے

رفتہ ہو افریقہ ملایضق کا
 جا بیٹھے وامنغان میں شاہ فاکس
 آیا پھر اس مقام پہ عالم کا دستگیر
 کہتے ہیں آسمان سے اب جوان و پیر

روئے ہوئے وہ آہ ہوئے ہم اور جوان
 آگے بڑھے وہاں کی ہنشاہ انہ جابل
 پہنچا جوان مرمو میں جو موت کی زواں
 تھا تخت سلطنت پہ عور شاہ کا تہاں

جنگل سے نکلے چند بہن دوڑتے ہوئے
 آئے قریب شاہ زمین دوڑتے ہوئے

پائی خبر یحییٰ نے ورڈو امام کی پائی
 کی پیشوائی اُس نے شہِ خاص و عام کی

نبی زبان میں کرنے لگے ہر غم و غم
 واپس وطن کو چاہیے اس صبر و خیر
 چھوڑیں نہ آپ روضہ مجرب و درجہ
 ہاں ظالموں کے ہاتھ سے جانی و مال

اگر امام زمان سے یہ رسد
 کی ہر غم خوار ہو میں خدا گواہ
 ہر گز اپنے ہنر میں لایا بہر و جاہ
 ہاں ہوئے عور کے ہنشاہ دین پناہ

اس ملک میں حضور کا غم کون ہے
 پیاسے ہو کے سب ہیں طر فزار کون ہے

توقیر کی بہت شہِ عالی جناب کی پائی
 خلوت میں نوبت آئی سوال و جواب کی

<p>۱۴۱۱ کہتا تھا میرے ملک کے مختار ہیں سلطان کا بیانات کے دلدار آپ ہیں اس تخت سلطنت کے سزاوار آپ ہیں سرزمین حیدرآباد آپ ہیں</p>	<p>فرماتے تھے امام کہ ہے یہ کلام کیا مظلوم کو غریب کو شاہی سے کام کیا</p>
<p>۱۴۱۲ تاجر حکم سے ہو گئی حالت مری عجیب جنت سے روئے آئیے اصرار کے عجیب مری و حق کی ہو نہیں سکتی مجھے نصیب رفون ہو گا پہلوئے باروں میں تیرے</p>	<p>مظلوم روزگار کی غرت پر روئینگے ارض و سمارض کی مصیبت پر روئینگے</p>
<p>۱۴۱۳ امون متروک سے دیا گئے جو حوال آخر میں کی یہ عوں کر اس نامیب کو حوال یہ لگا جو کشت ہے نہ بچے کچھ، حوال فی الحال آپ جو خلافت نہیں حوال</p>	<p>زینت دو میرے بعد مری بارگاہ کو کرتا ہوں میں خوشی سے دلہند شاہ کو</p>
<p>۱۴۱۴ ہونے کہنا اس یہ کیا خیال ہے تھرا شاہ سے امیر حوال ہے جان بنی کو زہر دے کس کی مجال ہے تیری جیسا تیرے یہ تم ہو۔ حوال سے</p>	<p>فرمایا بیچ سمجھ اسے جو کچھ بیاں کروں قاتل کا نام بھی جو میں چاہوں عیاں کروں</p>
<p>۱۴۱۵ فرمایا آپ نے کہ غلط ہے ترا خیال میں نہ چکا ہوں اپنے بزرگ سے خیال دام نہ بچے سے قبل ام ہو گا انتقال شاہی کر چکا کون جوت ہے یہ ملک سال</p>	<p>کہنا پڑا قریب ہے ویراں ہو گھر مرا صد پاش ہو گا زہر ستم سے جگر مرا</p>
<p>۱۴۱۶ یہ کہتا ہے بویہ ہوسم زور ز من تصویر گم پھر گئی اٹھو میں دفعتن مرنا وہ ملک پھر میں وہ دوری وطن سوزش جگر میں آ رہا ہے وہ بہری ہون</p>	<p>بچکی وہ موت کی وہ پسینہ جبین پر بسل کی طرح کرو میں لینا زمین پر</p>

۱۱۱۱۱۱
انچہ شاہ کرتے رہتے پر نہ جیسا
ناری کلام نور ضا سے بہت جلا
بولا کہ ایسی باتوں پہ کت جا باو گلا
وانتہ آپ ہوئے ہیں آفت میں مبتلا

۱۱۱۱۱۱
انبار سخن و وزیر کے تھے مخفی کر دینا
دینا کاجے نفع تھا اور دین کا نیا
شہس کی طرف کہیں دیکھو پیر نیا
وہ مخی بساط صم و ہ کر تیاں

فرمایا جبر نے ترا کہنا قبول ہے
قصداً نہو ہلاک حدیث رسول ہے

آراستہ ستون وہ قصر شہریکے
انکھوں میں تھے کچھ ہو پر دسا چریکے

۱۱۱۱۱۱
بشاہش ہو گیا یہ سخن نے ایں کہیں
تو بے جتن کر کے مہر اٹھا کہیں
یا وہ دن تو آئے تھے کو پر تھیں
شخص کا آج ہوئے وہ بعد شاہ دین

۱۱۱۱۱۱
بجا بجا ہی تھی سب پر مامون بی وفا
آراستہ ہوئی تھی وہیں کسند رشتہ
پہلے پہلے آئے تھے تویش و آتو با
ابلیس شان و عطا کے بولا کہ م جیا

باشندے خون تھے مہر کو گلزار دیکھ کر
دل تھے شگفتہ زینت دربار دیکھ کر

صد ہا سلاح پوش تھے گرد اس لیم کے
نیزے بلند جیسے کہ شعلے جہم کے

۱۱۱۱۱۱
وہ فاتحہ ببارس وہ ایسے کی پکار
ظہرت کے اشتیاق میں تھرا ر امیدوار
خدا م کے وہ نول وہ در بانوں کی پکار
شع و چوہاروں کے پیکر وہ زنگار

۱۱۱۱۱۱
مظہم کو کھرب ہوئے دربار کے کہیں
سند پر اپنی ہو گیا آ کے وہ کہیں
بجواس کے چوہ گر ہوئے سلطان ہوئیں
پوشاک نہ بننے ہوئے کم و باغ دین

دکھلا رہا تھا فرش سماں لالہ زار کا
دھوکا تھا سائبان پہ ابر بہار کا

زیب کمر تھی سیف شہ بے نظیر کی
قائم مقام تیغ جناب امیر کی

<p>۱۲۲۱ کلامی میں رہتا ہے ہم دوسری ہی تھی اس نے تجھے جبرِ بوقت کی منزل کے اندر پہلے دس ہوا تھا کہ تار وہاں تو وہ شمع جس سے فتح لگا ہے ہوئے تھی تو</p>	<p>۱۲۲۲ مامون نے اشارہ کیا جانبِ پسر کی پہلے اس نے بیعتِ سلطان کر دی پھر سب جوان و پیر ہوئے اٹھے بہر دور حاکمِ قہر سے لے ہوئے صاحبِ پیر</p>
<p>پہناں لٹی سیفِ ضمیمِ شیر الہ کی پٹ پٹ جس طرح مصلحت سے عالم پناہ کی</p>	<p>ادنیٰ سخن بھی اس میں تھا اعلیٰ کلام بھی مامون کا بھی وصف تھا مدحِ امام بھی</p>
<p>۱۲۲۳ آواز آ رہی تھی یہ جزت کے باب سے زہمت تھی اسے چرخِ بوجھ سے اور وقت تیزی سے بچاں لاجواب سے جو کہ کے پھول رہتے ہیں شاو آب سے</p>	<p>۱۲۲۴ جسمِ شمسِ صہفِ ناطق ہوئی شروع بڑھ آئے سبھن ہوئے گوشِ رجب مصلحت سے آفتابِ صحافی کا وہ طلوع کا عندیہ حرف کہ رہتا ہے بجوہ و رکوع</p>
<p>ظاہر کیا پیام کے رنگیں حجاب نے دامن میں شاخِ گل کو پٹیا سحاب نے</p>	<p>غل مر جبا کار و وضوہ رضواں کی سمت تھا روئے سخن جو قبلہ ایماں کی سمت تھا</p>
<p>۱۲۲۵ شکرِ بختِ لایا بہر میں شیخوں کا بادشاہ تنظیم کو آئے امِ صورتِ نثار سبز پہ جو وہ کہ ہوئے سلطانِ بزمِ نثار وہ وہ بہر وہ رہے بامتِ ہنو بیاہ</p>	<p>۱۲۲۶ مٹی آتے تھے فصحا کی زبان سے اشعار پڑھ رہے تھے عجیب آن بان سے کہہ رہے وہ بے ہوش ہنسنوں کی شان سے پوچھی ہوئی زمین سخن آسمان سے</p>
<p>خوش تھے عروج دیکھے دلِ قدر دانوں کے لہرا رہتے سر پہ پھر یہ نشانوں کے</p>	<p>پر تو فلکن تھے فقط فلک کے حجاب پر مصرع چمک رہے تھے ہر آفتاب پر</p>

<p>بیتا ہے وہ اور نہ منہ میں کی ہے میں تھا شکر کے ریت سے پائین کا پست وہ زینت اس پر انشا پر انشا کی از دست</p>	<p>بیتا ہے وہ اور نہ منہ میں کی ہے میں تھا شکر کے ریت سے پائین کا پست وہ زینت اس پر انشا پر انشا کی از دست</p>
<p>ایسا تھا وہ سخن شہ ذبشاں کے سامنے جیسے کلام غیر کا قرآن کے سامنے</p>	<p>دربار وہ کہ جس میں پیہر بھی آئینہ پوتے کی شان دیکھنے حیدر بھی آئینہ</p>
<p>بیتا ہے اس قوم پر کج رواں مری میں جا تب وہ میں تڑپ کر زبان مری دنیا ہوں یہ جواب کہ ہم صدمے جانی</p>	<p>جب میں شاہ سے بہنے کا فاقہ ہو گیا انعام سے بہنے کا دل تھڑکا وہاں وہ وہ ہم زور سے حضرت کی کہتیاں سب چھپا وہ وہ مال جو ہو وہ وہاں</p>
<p>موقع بھی تھا میں بھی مقیدہ رقم کروں کس طرح مرینے میں یہ سماں بچم کروں</p>	<p>نعرے ہر ایک سمت تھے روشن نگاہ کے یا قوت و دُرُ اُتارے گوسر پہ شاہ کے</p>
<p>بیتا ہے کہ کیا ہر سخن پہ سمت دکھائی جو رشا بہ سخن پہ بہ ہندو ہاں قصیدہ تیرے شہزاد وزیر چوہدری اب اس پر خوش طرز</p>	<p>سامان تھا یہ بگڑا بار کا یہ چور پہ پتیا یا اس مقام پہ وزیر ایک اور بیتاب ہوئے تھا جب انصاف کے نور وہ زخم جہیں تمہارا طہار پہ عیاور</p>
<p>موتی نکال وہ جو نہ نکلے ہوں آج تک پہنچیں وہ تیرے فخر کے زیندہ تان تک</p>	<p>خاص امتحان آل نبی کا مقام ہے ابن معاویہ کا وہ دربار عام ہے</p>

<p>۱۲۱۱۱ دوبارہ وہ کہ جس میں تھی جاؤ گی شان کوئی اسیر کہتا تھا اور کوئی سر بیان رشتہ بیان میں غصہ کی شرت ایوین تو میں خار پرست یہ درویش تے نشان</p>	<p>۱۲۱۱۱ یہ کیا تم سب آہ شیب انقلاب بہت یہ قدر خاندان رسالت آپ بہت یہ سخت حال بزم غم غم غم بہت یہ کئی ہے مجال نہ سخن کی تاب بہت</p>
<p>۱۲۱۱۲ کپڑے پہنے ہوئے شہ و لکیر پہنے تھے زخمی تھے پاؤں لوہے کی زنجیر پہنے تھے</p>	<p>۱۲۱۱۲ آفتاب نہ کہ کس نتواند شنیدنش یارب براہیست چہ آمد زویدنش</p>
<p>۱۲۱۱۳ دوبارہ میں ہی ہوں میں کتنی کریں وا حرم ہیں سے پایا جلا کس کہی یہ تو نہ پوچھا مگر وہ ناتواں سب کھوں کے ساتھ تھا ہم یا وہی نہیں</p>	<p>۱۲۱۱۳ وہی چمکی زبیر کی آن خشک ہوئی بھوٹا چلے تھے آپ زبان قوی بچے نہ رہیں تا جی آپ توجہ کیم پیرا گئے تھے ہم ہوا سے جو ہم کیم</p>
<p>۱۲۱۱۴ جلوہ تھا زیر تخت پیمبر کے ماہ کا ناپاک طشت میں تھا سر پاک شاہ کا</p>	<p>۱۲۱۱۴ جو کر بلا میں سو کھلے خونبار ہو گئے وہ لب جو تیر ظلم سے افکار ہو گئے</p>
<p>۱۲۱۱۵ کئی ہیں شاہزادہ بھول کا حاکم بیخبر شہم آپ کے سے تمام بندیر مشور میں کیا ہو رہا زبوں سر سب پر ہم اور وہ وقت بھری نظر</p>	<p>۱۲۱۱۵ اس بزم میں تھا جس اغیار بخت نام آرموں کا جی نہ باقی رہا ادب خوش ہوئے تھے وہی دین جہاں آپ یہ ظلم دیکھتے تھے اسراں جہاں برب</p>
<p>۱۲۱۱۶ زمین العبا خموش تھے سرم کے ہوسے بیٹھے تھے ساتھ اہل حرم کو لے ہوسے</p>	<p>۱۲۱۱۶ وا حسرتا یہ داغ بھی دل پراٹھا لیا پڑا زمین العبار زلزلے لگے سر جھکا لیا</p>

<p>۱۲۱۲۱۲ مائون منتقت ہو جا ہمیشہ رہی جوں یہ بھی تھا ایک کڑوچہ تھا اس کا کیا وہ سید غیب کی سلطنت کی</p>	<p>۱۲۱۲۱۲ گرد آڑ سے اترتا وہ دو جو لوگ ان وقت بہتے تھے ایک پہنیں سکتی زبان صاف بڑبڑادی زمین کے عیاں تھے نشان صاف محدود آمد۔ گرم ہوا آسمان صاف</p>
<p>محنوظ کب رسول کے پیارے کی جان بھگتا لیکن وہی یہ کرتے تھے جو ان کی شان تھی</p>	<p>یہ سار ہی تھی آگ کرن آفتاب کی ہر دم تھی طاروں میں پکار آب کی</p>
<p>۱۲۱۲۱۲ جباری تھا بھر نہیں دل و جان بوزاری ہم چھوڑا کہم سے غور بھی سے کامیاب یہ حسیب اتفاق ہوا شہر چھوڑا آب مہجھا گئے درخت زراعت ہوئی تریاب</p>	<p>۱۲۱۲۱۲ ہم یاد کا جن میں نہ تھا برق کائنات ہمیں اگر تو آوے عنادوں کی بجائیں پانی کا تھا یہ تھا گلستا میں اللاس آہو نہ سٹلے ہمیں کہ قار میں نشان</p>
<p>پانی کی ایک بوند کو مٹی ترستی تھی گلزار و دشت و کوہ پہ حسرت برستی تھی</p>	<p>پڑمردہ نو نہال۔ ریاحین باغ خشک بچوں کے دل تھے خشک گونکے دماغ خشک</p>
<p>۱۲۱۲۱۲ بچے شہنشاہ بہانہ خاں شاہ پھیلا تھا رنگ زر و ہوس بہنو زار شاہ بچھیں لہری تھیں خاک سے ہر آب شاہ پختے تھے صورت و ہنر و ذوق ار شاہ</p>	<p>۱۲۱۲۱۲ یہ صنعت تھا جن کا نہ ار ماں شاہ ہزار نہ ہزار شاہ کہ کدو شہل شاہ پتا جو اٹھکھایا تہہ ہم گزہ بیخشاہ ہمت کے آگے زور صبا کا نہ چل شاہ</p>
<p>پانی شجر جو مانگتے تھے لاکھ چاہو سے سو کھا جواب ملتا تھا بخت سیاہ سے</p>	<p>لاس کے خون خشک میں نکلتی تھی نیل کی زگر میں خشکی آگئی چشم بیخشاہ کی</p>

<p>۱۲۱۴۱ واکے جو سے تھا بلبلوں کو کہہ نہیں فتنہ خزاں کا حکم گستاخ کے باب میں ترسے ترسے تھے پتھر افغانی گو یا یہ کہہ رہے تھے افغانی</p>	<p>۱۲۱۴۱ ہاں ساری عجب تو کیوں ہے وہ دیکھ روئے عجب خاکساروں سے تو کیا تصور کیا جیسا کہ بلبلوں میں جو وہ حضور ہے مودت و اس زمین پہ فاق کا ذریعہ</p>
<p>طاقت نہیں ہے صبر کی باقی کہاں ہے تو برہم ہے بزم عیش کی ساتی کہاں ہے تو</p>	<p>نفرت رہی تھی جو ہمارے سوال سے کہنا پڑے گا ساتی کو ٹرکے لال سے</p>
<p>۱۲۱۴۲ اجا بواے شوق گلستاں میں ساقی بہنوں پہاڑ ہے ترے دار میں ساقی سخی نہیں موم ہے پورا حاس میں ساقی دم آدے روں پیکر بچاں میں ساقی</p>	<p>۱۲۱۴۲ اجا بواے میں غل تھا کہ نازل ہوئی بابا بہنوں کے عروس پہاڑ بندہ تمہیں ہانوتوں سے رونما کو وہ پھیر جو یک تاخیر سے آج کی یہ محشر ہوا پیک</p>
<p>ان تختیوں کو دیکھ تو ہے کس پہاڑ پر یہ مرغ قافِ قدرت حق اپنے پہاڑ پر</p>	<p>آفت کا سامنا ہے نزولِ عذاب ہے یہ سال حق میں اہلِ عجم کے خراب ہے</p>
<p>۱۲۱۴۳ ساقی وہ ہے پہاڑ جو صفائے آقا ہے پہاڑ جہاں اب مہض ہوا خطاب وہ ہے پہاڑ ہے پہاڑ ہے آفتاب جو بچوں کی آگ پہ کھینچے ہے وہ شکر</p>	<p>۱۲۱۴۳ سلطان سے بھی خزاں سے سن لیا حال کہہ کہہ کر کہہ کر سے پہاڑ وہ پتھر حال کہہ کہہ کر کہہ کر سے پہاڑ وہ پتھر حال کہہ کہہ کر کہہ کر سے پہاڑ وہ پتھر حال</p>
<p>میخانہ جہاں نہ رہے گریہ نہ ہو اک قدرتِ خدا کے سوا کوئی شے نہ ہو</p>	<p>مقبول ہے امام خورشید لقا کی دعا جمعہ کو چاہئے طلبِ آب کی دعا</p>

<p>۱۲۵۱ اس تیرے فاکر شاہ نام سے دیا جواب اس رات کو بھی نظر آئے میرا جواب براہ میں علی بی بی کا بت یہ خطاب دو شبے کو دیا جو کہ ہو گی مستجاب</p>	<p>۱۲۵۲ شہر میں بچیاں نظر آیا جو حق کا ذر منہ پہ جلوہ گر تھے عجب شان و حضور بول کے ٹکڑے دیکھا غل تھا تزیین دو وہ اتر رہے ہیں گلشن ابرار میں طیور</p>
<p>آئے وہ دن تو حکم نبی پر عمل کروں چاہے اگر خدا تو یہ مشکل میں حل کروں</p>	<p>کاظم کے نونہال کا علم و ہنر کھلا منہ لیا کھلا حدیقہ رحمت کا ور کھلا</p>
<p>۱۲۵۳ دو شبے کو رواں ہونے سے کھرا کمر شاہ ہاتھوں ساتھ تھا مع خدام بارگاہ مجمع یہ تھا کہ تنگ ہوئی ہوسخت پناہ صحرا میں آسے کھل گئی اسن وادیں کی</p>	<p>۱۲۵۴ حسب جو رہو کہ سن لگام ورت ہزار خطیب بوسے یاں سب تھہ نہیں ایوب جہا فرمایا شاہ دیں سے کہ گھوڑی دو عمر ہرے گا یاں سے جا کے فلاں میں آبر</p>
<p>منہ پہ جلوہ گر شدہ گردوں نشیں ہوئے خطبے کے بعد صرف دعا شاہ دیں ہوئے</p>	<p>پانی تہ جھکے نام کا پہچانتا ہوں میں حصہ تمہارا اس میں نہیں جانتا ہوں میں</p>
<p>۱۲۵۵ مشغول تھے وہاں میں ابی شاہ ابرو چہ پارہا باسے ابر ہو پڑے ہوئے آہو کی طرح بھرتے تھے جین جین زونہ چمک تھا انکی چشم خون زونہ کیر</p>	<p>۱۲۵۶ وہ میرے نکل گیا تو ہوا صاف آسمان ناگاہ پھر حباب کے تھے ہوئے نہیں بجلی پڑی تو کہنے لگے شاہ اس جان پھر وہ ہو گا۔ تھے کہو ننگا جو میں ہیں</p>
<p>بڑھتا گیا سرور وہ ٹھنڈک ہوا کی تھی کالی گھٹا کے پردے میں رحمت خدا کی تھی</p>	<p>بادل دو جانے والا جہاں تھا بتا دیا اس شہر کا بھی علم کے ور نے پتا دیا</p>

<p>۱۲۶۱۲ دس مرتبہ ہر ایک نے دیکھا جی سوان یاں تک کہ اس شکار ہوا ابر گیا ہواں گو ہر نشان ہوا شرف ہفت آسمان آگاہ ہو یہ ابر سے زست گاہ جو یہاں</p>	<p>بحر عطا ہے جوش پہ حمد و ثنا کرو اب راہ بومکان کی شکر خدا کرو</p>	<p>۱۲۶۱۳ گہرا نہ کا مقام نہیں بہت یہ حکم آریب بارش جو جب گھروں میں پہنچ جائیں گے ہوا وہاں کو جیسے پھول شاخوں شاقب سلطانِ دہلی خیر باد - سرورِ ثواب</p>	<p>بندے پکارے شک نہیں خالق کی شائین بارش ہونی شروع جو پہنچے مکان میں</p>	<p>۱۲۶۱۴ شکر و ہزار کا وہ تقیباتہ بانگ رند کالی گھسیا یہ صدقے جو لیا اسے کعبہ بدن عین گندر گیس آہنیجا وقت سحر گھر گھر مناس عیش طلب حیرت نئے بید</p>	<p>کرتی صحیح خلق خالق ارض و سما کا شکر باری زمین پہ آب زباں پر خدا کا شکر</p>
<p>۱۲۶۱۵ زین زمین کی فوق سب پر ہوا بندہ جی کیسک یہ ہم آتش عطا کر ہوا بندہ جی رحمت کی خیر گاہ بلا پر ہوا بندہ جی انجار سزاؤں کی ہوا پر ہوا بندہ جی</p>	<p>وہ رنگ چرخ لطف و وہ مینہ کی پھول کا تیار ہو رہا تھا مرقع پہ رکا</p>	<p>۱۲۶۱۶ دار فضا کہ شہر قدرت ہوا میں نہیں یہ اسم اس الزیاح کا ہم یہ صدیق نہیں مشغول ہم ملک خراس گھٹا میں نہیں پیتاب دل سے برق کی ایسی دایم نہیں</p>	<p>غل تھا خوشی کا دور تہ چرخ پیرے بجلی کی صنوبریم اور مطہیرے</p>	<p>۱۲۶۱۷ رستے خوشی کے وادی پر ہوا میں کھلا انبار خاک کے جو گلے تھے یہ گلے مخانیوں کے وہ طلب انیمہ غنچے توسے پھولے دل کے اٹھے ایسے بیکے</p>	<p>بھاگی بلا - جبابوں کا شکر جو ڈٹ گیا غم کا پہاڑ موجوں کی تینونے کٹ گیا</p>

بہارِ شاد و عیش و بزمِ ہر روز از زمین
آوازِ زارِ گم سے ہو گی خوشی ہوں خوش
دیکھا ترا از زمانہ میں بجا رہے ہو میں

میں غمِ وہ وقت کے ایک تیریں غم ہی
میں جان آگے کھینچتی ہوئی سری
وہ زہرت زین وہ نباتات کی تری
تھا مسکراتا کا پیرخ اختر سی

پانی کہے کوئی چمن روزگار میں
اپنی بھی شراب ہے فصلِ بہار میں

رفت یہ پانی کوہ کی راہوں پر چڑھ گئے
دریا چھلک چھلک کے نگاہوں پر چڑھ گئے

ساقی تو کس جاب میں تھا ہم تر و تیار
بیچارہ تھا کہ خواہی میں تھا ہم تر و تیار
حاضر کسی جہنم میں تھا ہم تر و تیار
یہ بزمِ بوزار میں تھا ہم تر و تیار

بہارِ شاد و عیش و بزمِ ہر روز از زمین
آوازِ زارِ گم سے ہو گی خوشی ہوں خوش
دیکھا ترا از زمانہ میں بجا رہے ہو میں

حاکم تر ہے روشنی بزم ہے علی
سرورِ ساقیان اولو العزم ہے علی

حوضِ لطیف سینہ بے کینہ بن گئے
بتکا گرسے تو جو ہر آئینہ بن گئے

ساقی ہر جگہ میں تری مسرت گیاں
ابو کہ قی کہے کہ مبارک نہیں یہاں
پانی ہی پانی آج ہے ناری کہیں یہاں
چلیں گھوموں سے دوب میں شہزادان

ابنِ نظر سے دہریں بادشہا تھا یہ حال
اگر نے میں بھیجے تھے پر ظاہر یہ حال
آزمون کر کے علی اولیٰ عاشق کو پائیاں
پانی چمن میں چلتا تھا کھلیوں کی چال

خالی جگہ تھی جن کی وہ گل کھلنے والے ہیں
بادِ صبا سے پچھڑے ہوئے ملنے والے ہیں

جلوہ خدا کی شان کا کیا کیا نظر پڑا
قطرہ نہ تھا جہاں وہاں دریا نظر پڑا

<p>یہ سب اس شوق کے بارگاہِ دیوبند پہنچے جو شک و شبہ سے بے خبر قلموں سے سخن نوزخیا باہوں بوسید نہیں کی باقی زلف میں موتی پروردگار</p>	<p>ہم ہوا امام دو عالم کا رستم بہت سے سب سے پہلے سب سے پہلے امت سے پہلے پہلے عبادت پروردگار سید کے دشمنوں پہ جو نازل ہوا عذاب</p>
<p>باچھیں کھلیں جو مراد و فضلِ خدا دیا ہنلا دہلا کے لالے کو دہلا بس دیا</p>	<p>دولت یہ ہے رسول کی نعمتِ خدا کی ہے نامِ خدا ہی تو صفت اولیا کی ہے</p>
<p>کی تم کوں پہ ہو ہم گل سے نکلا و شوق پھولوں کے ہار بچنے اگر دن میں کچھ طوق انگلیوں وہ سرور کی وہ میٹھی کا ذوق تھا جس ہون تم ہمیں چاہوں</p>	<p>جو ہما جب نہیں تھے بڑا بڑا امت حضرت سے خوار کہلنے کا باقی نشہ رکھتے خاندان رسالت پر جو عین و ان حاسروں کے کوئی کہ دولت ہو یا دنیا</p>
<p>پہا سی زمین قلم رحمت سے چھک گئی خسی پہ اپنی سرد ہوا خود پھر ک گئی</p>	<p>کلمے نکلے واسطے جاہ و حشم کہاں آل نبی نے کی جو حکومت تو ہم کہاں</p>
<p>دُوروں کی آئیں دیکھتی تھیں شانِ اکر حیران تھا صحیح بائیں بیٹھا ہوا بخیر کیا ہنروں کی اُمنگ تھی کیا جو شایبہ تو اس مرت اُٹھتی جو ان کی وہ بہر</p>	<p>ہموں شاہِ دین کا بظاہر تھا قوراس باطن میں بغض رکھتا تھا حضرت کی گیس اس کا سبب یہ تھا کہ ہشتادہ برس جوان لائے نہ تھے کلامِ خوشامد کا درمیان</p>
<p>تمہی دہوم عالم اور چین کی فضا کا ہے جو کچھ ہے سب یہ رنگ دعا و رضا کا ہے</p>	<p>ہرگز نہ امر و نہی میں دسواں کرتے تھے حق بات کہنے میں نہ کبھی پاس کرتے تھے</p>

<p>۱۲۱۱۱ اس روز آئے تھے کہ سلطان بجز وہ دیکھا عجیب نشان سے بوجھتا ہے تیر خانہ م تو پانی ڈالتا ہے اسے ہاتھوں پر مشغول ہے نہ وہ میں وہ مہم زور تیر وہ</p>	<p>ہوے رضا کہ اس میں رضائے خدا نہیں۔ ہو دوسرا شریک عبادت روا نہیں۔</p>
<p>۱۲۱۱۲ ایک آہ طوس کا تھا کیا اس کے واسطے کھستاروں سے سنا باوان کا نام اب شہزادہ رشتا ہے کہتے ہیں خاص و عام نہایت زدہ کہ موت سے اگر کیا نام</p>	<p>بوجال بے دیار ہوا اس دیار میں پا آئے مدد کو عقدہ کشا احتضار میں</p>
<p>۱۲۱۱۳ شہزادے اس نے یہ بیان دیا ہے خوب دل آتش غنیمت سے لہو لگی کباب جب وخت وہ پناہ کرتے تھے شاہ فاکنجاب رہ جاتا تھا سو دس تھرا اکھا کیچے و تاب</p>	<p>اس طرح رفتہ رفتہ وہ بیزار ہو گیا یہاں کو زہر دینے پر تیس رہا ہو گیا</p>
<p>۱۲۱۱۴ میرا نام آئے عبادت کے واسطے بھڑا مر میرا ان کی رفت کے واسطے بہت روئیاں پڑنے کی راحت کے واسطے وہی ہمیں حق کو قدرت و رحمت کیواسطے</p>	<p>مخبت جگر کے غم میں حسن کو نہ ہوش تھا آگاہ رنج زہر سے وہ بہر پوش تھا</p>
<p>۱۲۱۱۵ فتنوں نے جان سزا کی تھی انکو یاد عیب میں دیا زہر آہ آہ جب مڑے سے جلا بیج نظر وہ آہ آہ ہم آہ سے امام ام بحیث اور</p>	<p>نیک جسمیں روئے ہوئے اگر با سے آتے بجا و نواں سے بیجی صوبے بہت اٹھتے کہتا ہے چا و پیا رکھتے تھیں سب لانا پیتا بیباں وہ با تو و بھگتی ہاں ہاں</p>
<p>رستے میں درو مند مسیح زماں ہوئے آٹھ زہر گل سے بدن پر عیاں ہوئے</p>	<p>گریاں جنائے بانی بیداد سے چلے کاظم پسر سے منے کو بنداد سے چلے</p>

<p>۱۲۶۸ شہوں کا پیشوا نام دہرانت نام خدا سخی محمد قمرت جلا تیب ہوا وہی روحی را اللہ برقی امام حق۔ فقیر شاہ اقیلیہ</p>	<p>۱۲۶۹ سردار غوث شاہ صاحب نام سازگار نام کو سخی صاحب نام یہ دو چہرے ہیں کھانے پینے اور غیب میں کوئی خدا و مہمان کی یہ توحش کو اس دہرانت</p>
<p>درپردہ آیا نزد پدرو سنے کے لئے حضرت کا جانشین دوصی ہونے کے لئے</p>	<p>خواہش کسی کو خاک ہو آب و طعام کی سب مر رہے ہیں دیکھ کے حالت نام کی</p>
<p>۱۲۷۰ میں کہے بیے کو از سر ارا کر دگار عازم ہو بہ بہشت کے اقامت نامدار درو جگہ سے روح سخی قاب میں ہزار پہو میں دل تھا زہر کی تائیر سے فکار</p>	<p>۱۲۷۱ پہو میں جمل کے ارشاد ایاز انبیا کہہ جاوے خزان جید فزا کو طلب کیا فرمایا عورتوں کے لئے بیچہ و منہ</p>
<p>سو جا ہوا تھا سب بن اقدس حضور کا گھٹنا اجل کے صدر سے آنکھوں کے نور کا</p>	<p>تعمیل کی غلاموں نے حکم حضور کی پھر آنکھیں بند ہو گئیں خالق کے نور کی</p>
<p>۱۲۷۲ روز وفات کا سب رفرس طحی کھان پہو میں بند شاہ کہ تکلیف حق کمال تھا وارث خیل وہ بہتوں ذوالجوال خوان کرم وسیع سخاوت سخی بے مثال</p>	<p>۱۲۷۳ دوسرے کے غلام اٹھا شہزادہ جہا کے غلام قسم سے مامون دریا سب خیر میں سخی تو تھیں باحالت تیار دو تھوڑا تھوڑا تھیں کہ تھوڑا ہو گیا</p>
<p>اللہ کے خلق سب کو بھالے تھے اپنے ساتھ کہا ناملازموں کو کہلاتے تھے اپنے ساتھ</p>	<p>مظلوم کے قریب جو اہل جفا گیا تھے نزع میں جناب مگر ہوش آ گیا</p>

<p>۲۵۱ بہت روتے ہیں لگا اسے نہ دو غمیں تجھ کو ایک نہیں دوست کم اک رہتا وقت شہدیں روئیں غیب ہے خوف اہم ہے دوسرا الم</p>	<p>ایسا نہ ذکر ہو کہ جفا سے کیا شہید مامون نے رضا کو دعا سے کیا شہید</p>
<p>۲۵۰ غمزدی رات گزری تھی ڈوبا ہوا شیوں کے رہتا ہے جہاں سے کیا سفر آثار حشر آئے گئے ہر طرف نظر غارت ہے یوں کی ملک سے نکلے</p>	<p>جن رو رہے تھے غم تھا مصیبت نصیب کا اون ہوا یہ شور تھا مات الغریب کا</p>
<p>۲۵۳ رہتا اس سے کہنا شاہ و بیگیاں رہتا ہے یہ قیام قریب کھلے گی انجلیوں کو ہا کر کیا بیگیاں تیری ادراش کی عمر کا ہر اسی دن</p>	<p>دوا ٹنگیوں کے ملے میں کچھ رم کب نہیں عمر دور وزہ کا ہوا اشارہ عجب نہیں</p>
<p>۲۵۲ وہ وقت آیا کہ ہوسے آتیب آتیب بہت کلمہ کہنے لگا وہ شیخ و شیب پہاں ہوا کفن میں دل و جان بڑا تیب بہت شرف کا چاند ہوا داخل صحاب</p>	<p>رستے بھر سائے ماتیموں کے چوم سے تابوت اٹھا غریب خزاں کا دہوم سے</p>
<p>۲۵۴ یہ کب تک تیب ہو تو تم پہاں کیا سخن آواز بند ہو گی غمنا ہوا یہ سخن اس جمع نیکیوں کو ہوا غمنا ہوا یہ سخن اسٹیں کبھی پھرائیں تو کھولا کبھی ہون</p>	<p>دم رک کے سینے میں شہ ذبیحہ کے کھنچا کھنچتی جو آہ دل طرف اللہ کے کھنچا</p>
<p>۲۵۵ جن عورتوں کے غم کو گزری تھی آتیب یہ لکھتا ہے جہاں سے جہاں تیب روتی تھیں ساتھ سے جہاں تیب جہاں کھلاں کا سخن آتیب شہ تیب</p>	<p>ایسا کبھی کسی کا جنازہ اٹھانہ تھا ملک عجم تھا وادی کرب و بلا نہ تھا</p>

<p>۱۲۰۹ تڑپوں یاد آجکے اس وقت یا حسین بیٹس و بکفن میں گلگون قبور حسین منتقل ظلم بیکس و بکفن حسین پڑوہ کنہ رسول خدا حسین</p>	<p>کہ کا سہارا تھا بدن پاش پاش کو بے بلا تھا تیروں کا تابوت لاش کو</p>
<p>۱۲۱۰ بزرگس میں جہاں سے گئے شاہ و شہ کام پادشاہت رسول سے آبا و اجداد زینت جہان کی تھی نہ درخوار یا امام ایسا کہاں ہو ایسا تافت کا بے مقام</p>	<p>بیکس نہروں نے پاتے تھے لاشے پر شاہ کے ڈر سے بلند ہوتے تھے ہمراہ آہ کے</p>
<p>۱۲۱۱ کہتے ہیں وارث آپ کے ہیں خیریت کہ خاص طور پر ہے یہ منصب نہیں کہ نہ ہو تو تو وہ نام کا لطف کیا کہ جو ہے رفتی جہازہ ہزار ہا</p>	<p>پہنچی مقام دفن پر میت امام کی کھو دی گئی لحد شہ عالم مقام کی</p>
<p>۱۲۱۲ سب کہتے ہیں قدرت حق ان کی نظر حضرت سے اس کی وہی علی ابوالحسن کہتے شہنازہ و ام امام و وہ عالم وہ نامور بیگم کی نہیں اس کو وہیں بھی پڑا</p>	<p>مقصد جو تھا دعائے وہ ارشاد کر گئے حالات قبر کہہ کے جہاں سے گزر گئے</p>
<p>۱۲۱۳ کیا طرح باجوہ اعلیٰ میں صبحان بوش پانی سے اس کھوسے کیا کیا بوش ہم ایسا بوش کی جھڑ سے ہم بوش پڑے لگا دھاک ابوالحسن کی بیوش</p>	<p>پانی میں چھوٹی چھوٹی نظر آئیں مچھلیاں مردم تھے غرق فکر ابھر آئیں مچھلیاں</p>
<p>۱۲۱۴ کہتے ہیں کہ گئے ابوالحسن کیا وہ نام ایک گروہ نان اسے پاس تھا وہ نام اس کو گئے تھے شہنازہ پانچ میں ریزہ ڈال دیا اسے جابجا</p>	<p>اک فاقہ کش کا بخشا ہوا رزق پاکیں روٹی کے ٹکڑے مچھلیاں چن چن کھا گئیں</p>

متعلق
کے مابین بزرگ ہو گا اتنے بڑی عیاں
ان پھیلوں کو کھ گئی وہ مابنی کلاں
پانی پیا پھر کھجوا بالشت خوش چین
پڑنے لگا دعا تو وہ ساراں ہوا بیاں

متعلق
مخبر ہوا تیرے کہ لا یا تھا حوس میں
شا کا وحی مدینے سے آیا تھا حوس میں
آنکھوں سے بڑا شک بہا یا تھا حوس میں
تو اس نے تم سے گرایا تھا حوس میں

سلطان بحر و بر کی کھ خشک ہو گئی
مٹی بہک کے رشک وہ رشک ہو گئی

چہرہ تھاز و خون بدن کا گھٹا ہوا
زلفوں پہ خاک قبر گریاں پھٹا ہوا

متعلق
دعوت پہ آنکھوں سے رونے کی کارزار
اسے جانتے کیا یہ اشارہ تھا کیا تھا راز
جسم درست ہو گئی قبر نشہ بھرا
مردم ہوئے بجز وہ پادشاہ و پادشاہ

متعلق
ان کا بیان ہے کہ مدینے میں کیا راز
حاضر تھا بارگاہ حق میں یہاں نشہ
مخبر ہوا یہ علم انھیں جب ہو حوا

ظاہر میں اپنا اپنا سہمی کر بے تھے کام
باطن میں دفن نہ کاتقی کر بے تھے کام

پوچھا کہاں کا قصد ہے قرباں جاؤ نہیں
آنکھوں میں شک بھر کے کہا کیا بتاؤ نہیں

متعلق
بیتے اپنے بھوکے لگا یا تم راز
بیلگی کی قبر بویب دی بدو لگا راز
پاؤں جھبھ کر کے دن بیب راز
پہاڑا نما زوق کیا ہے دیار راز

متعلق
قرا ہوا میں رہیں عالم کا کلاب
مخبر اس کے تھے گشت و فلجیب
نمایا تم کو کہ رہو آتا ہوں میں شب
غائب ہوا وہ برونہ امامت کا لقب

عالم میں ہے کچھ اور ہی صورت امام کی
دفن امام میں ہے ضرورت امام کی

دیکھا یہ تھوڑی دیر میں تشریف لاتے ہیں
اپنی جگہ پہ سمت خراساں سے آتے ہیں

۱۴۱۱ھ
 کی ۶۶ھ میں شہزادہ قمر اسحاق دین
 حضرت کہاں سے یاد ہے تم لوگوں میں
 بولا یہ سوجھ بجا کے رہتا تھا کہ ہم ہمیں
 سب سے کم زمین خراسان سے ہو گئیں

وا حسرتا میں دفن کر آیا امام کو
 اپنے پدر سا فرزند ارسلام کو

جزویا زود ہم
 درصال حضرت امام محمد تقی

علیہ السلام

مطلع

۱۴۱۲ھ
 بس تو مومنو پتھر سے جس تمام کی
 پڑا وہ آج روضہ کو خیر الامم کی
 واجب ہے تہذیب شہ عالیہ مقیم کی
 وہ آگ کی وطن میں نانی امام کی

اہل ۶۰ کا تبر نبی پر ہجوم ہے،
 پھر ہاشمی محلے میں ماتم کی دہوم ہے

۱۴۱۳ھ
 ابن الرضا جی سا کب راہ فرار ہے
 بجا وہ روضہ میں پیشی و عاصی
 آ کر جن میں زبان پر شکر خوار ہے
 کہ وہ دستار تھے دشمن نزار ہے

بدخواہ کہتے اُس قمر تفضی کے تھے
 تھا اک چراغ سیکڑوں جھونکا ہوا کے تھے

۱۴۱۴ھ
 نور و تاب فنا نہ سلطان شہزادین
 یہ گم گئی اچھو گیا جب جس نے حسین
 بیوان کے اہل بیت ہی کو لانا حسین
 اب تہذیب رضائیں حرم کر رہیں ہیں

عائذ کی طرح شکر خدا کرتے ہیں تقیؑ
 اہمت پر رحم کر یہ دعا کرتے ہیں تقیؑ

۱۴۱۵ھ
 کو آرا میں کل عشق تھا جسم خدایا
 تہذیب تھا جسوں سے کہتے ہیں فنا
 ایسا چھینیں منتظر نماز
 چودہ و نجا کے دھنکے یا یاقب جواد

دل کی مراد صاحب خلاص کو ملی ڈ
 بھر کرم کی تہا نہ خواص کو ملی ڈ